مرثیہ ۲۳

جب نہر پر حسینؑ برادر کو رو چکے
یعقوب کی طرح علی اکبرؑ کو رو چکے
تربت بنا کے ننھی سی اصغرؑ کو رو چکے (۱)
اک دو پہر میں تھوڑے سے لشکر کو رو چکے
سیدانیوں سے جا کے کہا شور و شین سے
لو اب زمانہ ہوتا ہے خالی حسینؑ سے

اے اہلبیت احمد مختارؐ الوداع
اے دختران حیدر کرار الوداع
نعرہ کیا حرم نے بھی ایکبار الوداع (۲)
اے بیکسوں کے قافلہ سالار الوداع
بر قہر ہے جدائی شہ خوشخصال کی
ہے ہے ابھی سکینہؑ ہے کل تین سال کی

زینبؑ لپٹ گئی شہ عالی وقار سے
باہیں گلے میں ڈال دیں بھائی کے پیار سے
ہوش اڑ گئے یہ روئی کہا اضطرار سے (۳)
اے لوگو فاطمہؑ کو بلاؤ مزار سے
www.emarsiya.com
بھائی حسینؑ ہم سے جدا ہوتے جاتے ہیں
اماں نے جن کو سونپا تھا وہ چھوڑ جاتے ہیں

منت کبھی سکینہؑ کی کرتی تھی وہ حزیں
بی بی سفارش آ کے کرو باپ سے تمہیں
گاہے ندا یہ تھی طرف زین عابدیں (۴)
واری پھوپھی کے لٹنے کی تم کو خبر نہیں
بھائی سے کہہ رہی تھی نہ مرنے کا نام لو
بیوؤں کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو تھام لو

کہتے تھے شاہ کشتیٔ امت پہ کر نگاہ
ہو جائیں وہ تباہ اگر ہم نہ ہوں تباہ
وہ رو کے عرض کرتی تھی اے بیکسوں کے شاہ (۵)
پھر ہم غریب کس کی ڈھونڈیں گے پناہ
جاتے تو ہو سپرد ہمیں کس کے کرتے ہو
وارث سب اپنے مر چکے اب تم بھی مرتے ہو

---

(۱) ن۔ جب ظہر تک حسینؑ بہتر کو رو چکے

www.emarsiya.com

خیر ایک شرط سے تمہیں دیتی ہوں میں رضا   کب تم ہمارے دم سے تھا اب کون ہے مرا
تم سر سے اٹھتے ہو مرا پردہ بھی اٹھ چکا   ارمان سب نکل چکے اب ہے یہ مدعا (۶)
اٹھارہ سال کی مری دولت لے آؤ تم
مقتل سے پہلے میری امانت لے آؤ تم

زیرِ قنات نانا کی مسند بچھائیے   اکبرؑ کی لاش گنجِ شہیداں سے لائیے
مسند پہ میرے شیر کا مردہ لٹائیے   اور مجھکو ایک سیہ کفنی اب پنہائیے (۷)
کھولوں گی سر کے بال تن پاش پاش پر
بھیا فقیر ہووں گی میں اکبرؑ کی لاش پر

شہ بولے ساتھ بھائی کے سر کا نہ دو گی کیا   ہمراہ میرے سر کے پھرو گی نہ بے ردا
بندھواؤ گی نہ ساتھ سکینہؑ کے تم گلا   زینبؑ میری یتیم سے ہو جاؤ گی جدا (۸)
لاشِ پسر پر تم کو فقیری کا شوق ہے
[illegible] طوق ہے

www.emarsiya.com

یہ کہکے قتل گہہ کو چلے شاہِ کربلا   شورِ الوداع کا ہوا اور الفراق کا
کوئی رکاب دار جلو دار تو نہ تھا   رہوار نے سوار کی غربت پہ رو دیا (۹)
تھامے ہوئے رکاب شہِ کربلائی کو
زینبؑ سوار کرتی تھی مظلوم بھائی کو

لکھا ہے راویوں نے قسم کھا کے یک قلم   اس وقت کا وہ جاہ و جلالِ شہِ امم
تا عہدِ زیست ہم کو نہ بھولے گا ایک دم   وہ کیا جلال و جاہ تھا کرتا ہوں میں رقم (۱۰)
باقی نہیں ہے دیر جو قتلِ امام میں
ہیں روحیں سب بزرگوں کی حاضر رکاب میں

حاضر جلو میں لشکرِ نصرت حشم حشم   اور کبریا کے ظلِ حمایت علم علم
پابوس ذوالجناح ملائک قدم قدم   فرماں عرب عرب تو حکومت عجم عجم (۱۱)
نہ باغ آسماں پہ بیاباں کو غرہ ہے
نکہت چمن چمن ہے ضیا ذرہ ذرہ ہے

www.emarsiya.com

روح الامیں لئے طبق گوہر درود   روح القدس کے ساتھ ہیں رحمت و درود
حق کی طرف سے لشکر اختر کا ہے ورود (۱۲)   اللہ رے شکوہ شہ باسخا و جود
خاصان کبریا کے یہ باہم بیان ہے
اے جل شانہ کہ یہ خالق کی شان ہے

مشرق ہے ایک دور میں قصر شکوہ شاہ   اک مہر جیسے روز نکلتا ہے صبح گاہ
چہرے کو آفتاب جو کہیے تو بے گناہ (۱۳)   والشمس سے مثال ہے صادق خدا گواہ
سوگند حق نے کھائی ہے اس آفتاب کی
ہے شمس سے مراد رسالت مآبؐ کی

عمر دراز خضر تجلّی زلف شاہ   اور گوش صاف چشمۂ حیواں ہے واہ واہ
عارض کی اور زلف کی ظاہر ہے رسم و راہ (۱۴)   یہ ساتھ خضر کے ہے سکندر خدا گواہ
پر اُن سے مرتبے میں بھی بہتر یہ زلف ہے
ہے رہنمائے خضر و سکندر یہ زلف ہے

www.emarsiya.com

اس شان سے وہ دیدۂ خیر البشر کا نور   مانند خیر لشکر شر کے گیا حضور
خطبہ پڑھا رجز کا کہ اے قوم بد شعور (۱۵)   تم کون ہو میں کون ہوں انصاف ہے ضرور
چشم و چراغ مکہ و یثرب حسینؑ ہے
خورشید ماہ مشرق و مغرب حسینؑ ہے

یارو میں حق شناسی حق کی دلیل ہوں   میں خاصۂ خلاصۂ ربّ جلیل ہوں
فرزند ذبیح ہوں میں شکوہ خلیل ہوں (۱۶)   محتاج ہوں فقیر ہوں عبد ذلیل ہوں
دل جس کا راز دار خدائے جلیل ہے
ہم پنجتن ہیں اور ششم جبرئیل ہے

قرآں میں حق نے کھائی ہے جس شمس کی قسم   اس شمس کے ستارے ہیں ارض و سما میں ہم
جس کو خدا نے کوثر و طوبیٰ دیا بہم (۱۷)   جس نے رکھا بفخر سر عرش پر قدم
میں اس کے دل کا میوہ ہوں پیارا نواسا ہوں
بھوکا ہوں یارو بھوکا ہوں پیاسا ہوں پیاسا ہوں

www.emarsiya.com

مطلوب کائنات خدا کیا ہے ہم ہیں ہم ۔۔۔ لوح و قلم کی اصل و بنا کیا ہے ہم ہیں ہم
زیب شکوہ عرش علا کیا ہے ہم ہیں ہم (۱۸) نور چراغ ربِ ہدا کیا ہے ہم ہیں ہم
قرآں میں ہم خلاصۂ ربِ مجید ہیں
مظلوم ہیں غریب ہیں شاہِ شہید ہیں

سب انبیاء ہیں جس کے صدف وہ گہر ہوں میں ۔۔۔ سب اوصیا ہیں جس کے فلک وہ قمر ہوں میں
خیر الوریٰ ہیں جس کے شجر وہ ثمر ہوں میں (۱۹) مشکل کشا ہیں جس کے پدر وہ پسر ہوں میں
میں گوہرِ شریف دو بحرِ جلال ہوں
میں جوہرِ شریف دو گوہر کا لال ہوں

پیدا خدا کے گھر میں ہمارا پدر ہوا ۔۔۔ تم میں سے کس کے باپ کو یہ مرتبہ ملا
کس کے پدر کا خون ہے محراب میں لگا (۲۰) بچپن سے کس کے باپ نے کی طاعت خدا
طاعت تھی جب قریش میں عزا و لات کی
دو قبلوں کی طرف کو علیؑ نے صلوات کی

www.emarsiya.com

ماں ہے زنانِ اوّل و آخر کی پیشوا ۔۔۔ بھائی حسنؑ ہے سیّدِ مسموم مجتبیٰ
زینبؑ بہن ہے جو مجھے رووے گی دائما (۲۱) عابد مرا خلف ہے دو عالم کا مقتدا
راضی رضائے خالقِ عادل پہ کون ہے
بتلاؤ حق پہ کون باطل پہ کون ہے

ہم تو یہاں تمہاری ہدایت کو آئے ہیں ۔۔۔ یہ تیر کس قصور پہ تم نے لگائے ہیں
زہراؑ کے پھول خاک میں تم نے ملائے ہیں (۲۲) کیا کیا چراغ بزمِ نبوت بجھائے ہیں
دنیا سے مرتے مرتے بھی لے کے غم چلے
تم راہ پر نہ آئے اور افسوس ہم چلے

کیا قہر ہے یہ سن کے پکارے وہ نابکار ۔۔۔ تنہا ہوئے تو کرنے لگے عجز و انکسار
کچھ بڑھ کے شہ نے چار طرف دیکھا ایکبار (۲۳) لبیک کی صدا ہوئی صحرا میں آشکار
پیدا غبار زرد ہوا آسمان پر
غل تھا کہ آیا قہرِ الٰہی جہان پر

www.emarsiya.com

تڑپے نکل کے مردم آبی زمیں پر — شیروں کے غول بھر گئے رَن میں اِدھر اُدھر

آہو قطار باندھے ہوئے آئے نوحہ گر (۲۴) گردِ سرِ حسینؑ تھے طائر کشادہ پر

اپنی زباں میں کہتے تھے سب رو کے یاحسینؑ

ہم سب تری مدد کو ہیں موجود یاحسینؑ

کفار سے یہ کہنے لگے شاہِ خاص و عام — انسان کا فقط نہ مجھے جانیو امام

محکوم ہے حسینؑ کی خلقِ خدا تمام (۲۵) ہم سب کا نام جانتے ہیں سب ہمارا نام

سردارِ کائنات کو تنہا سمجھتے ہو

مختارِ سلسبیل کو پیاسا سمجھتے ہو

چاہوں تو شیر لقمہ کریں تم کو بے درنگ — آہو سنانِ شاخ لگا دیں بوقتِ جنگ

دنیا ہو تم پہ صورتِ اصحابِ فیل تنگ (۲۶) برسائیں طائرانِ ہوا ریزہ ہائے سنگ

مانندِ قومِ عاد اڑا دے ہوا تمہیں

ہو دم میں فرعون کی طرح غرقِ فنا تمہیں

www.emarsiya.com

میں نے قصاص اپنا مگر حشر پر رکھا — اب کیا حصول خاک میں باغ اپنا مل چکا

لاشے دکھا کے پیاروں کے پھر شیروں سے کہا (۲۷) اب جاؤ میری لاش پہ آنا پڑے بکا

ہوتا جو سرکشا نہ خالق کی راہ میں

ان شیروں کو سلاتے نہ ہم قتل گاہ میں

فرمایا سوئے مردمِ آبی بحالِ زار — سقائے اہلبیتؑ کے لاشے سے ہوشیار

رخصت کیا حسینؑ نے پھر سب کو ایک بار (۲۸) بولے کہ بس ہے اپنے لئے فضلِ کردگار

مظلوم ہوں غنی ہوں سخی ہوں دلیر ہوں

زہراؑ کا میں غزال ہوں حیدرؑ کا شیر ہوں

پھر قتل گہہ میں رہ گیا تنہا علیؑ کا لال — اور تشنگی کا شاہ پہ غلبہ ہوا کمال

سوکھی زباں سے یہ کیا پیاسے نے سوال (۲۹) اک جام پانی دو مجھے اے قومِ بدخصال

کہتا ہوں کچھ زباں سے اور کچھ نکلتا ہے

اب تو کلیجہ پیاس کی گرمی سے جلتا ہے

www.emarsiya.com

بے رحم بولے خلد سے پانی منگائیے ۔ باقی جو اور سحر ہو وہ بھی دکھائیے
پیتا ہوں آبِ تیغ تو ہم پاس آئیے ۔ اب لشکرِ ملک کو فلک سے بلائیے (۳۰)
لاکھ ایسے معجزے ہوں تو ہرگز نہ مانیں ہم
زور اپنے دستِ وپا کا دکھاؤ تو جانیں ہم

یہ سن کے آئے غیظ میں شبیرِ نامدار ۔ اور رو کے بولے کیوں مرے بابا کی ذوالفقار
زخمی ہوں کھینچوں تجھکو وہ بولی کہ میں نثار ۔ آقائے صابراں میں ہوں کب سے امیدوار (۳۱)
کھینچی جو ذوالفقارِ علیؑ کہکے یا علیؑ
آ کر نثار ہونے لگے مرتضےٰ علیؑ

سیمرغِ ذوالفقار نے کھولے جو بال و پر ۔ قافِ بدن میں سب کے پڑا رعشہ یکدگر
یوں طائرانِ روح تھی سب کی سوئے سقر ۔ جیسے اڑے کبوتر چیل ای دم خطر (۳۲)
بچنا ہر اک طائرِ جاں کا محال تھا
اس تیغ پر بچھا ہوا جوہر کا جال تھا

www.emarsiya.com

منہ زرد خوف سے تھی وہ فوجِ ناگہاں ۔ ہر مرد قلب ہو کے درم بن گیا وہاں
رو پر پڑی جو تیغ ہوئی پشت سے عیاں ۔ جیسے درم پہ سکے کا دونوں طرف نشاں (۳۳)
روحوں کو ذوالفقار نے حکمِ سقر دیا
دوزخ کے خرچ کو یہ درم ساتھ کر دیا

طوفاں تھا آبِ تیغ سے مابینِ غرب و شرق ۔ ڈوبے تھے سب کے قصرِ بدن اور کوہ فرق
گردوں سے اور موجۂ طوفاں سے تھا نہ فرق ۔ نہ پلِ فلک نے باندھے تھے اللہ رے خوف غرق (۳۴)
شور الاماں کا تھا سپہ بے دریغ سے
اک قبضہ بھی نہ خشک زمیں آبِ تیغ سے

پر اس جلال میں بھی رحیمی تھی آشکار ۔ جب تین حملے کر چکے آقائے نامدار
ہر صف میں ڈھونڈ ڈھونڈ کے کشتے کئے شمار ۔ اور زخم اپنے تن کے گنے دقت کار زار (۳۵)
کشتوں سے زخم پا کے مطابق امام نے
شمشیر روکی منہ کیا قبلے کے شام نے

www.emarsiya.com

آئی ندائے غیب میں سمجھا تری مراد
ہاں ہم سے روز عدل کی تم چاہتے ہو داد
شبیر مرحبا تیرا مالک ہے تجھ سے شاد (۳۶)
تم کو ہماری یاد ہے ہم کو تمہاری یاد
شوکت بھی تجھ پہ ختم جلالت بھی تجھ پہ ختم
جرأت بھی تجھ پہ ختم عدالت بھی تجھ پہ ختم

اعضا ہیں پاش پاش اب رحم تم دکھاؤ
یہ پیاس تین روز کی اب تیغ سے بجھاؤ
گر تم عزیز ہیں تو عزیزوں سے ہاتھ اٹھاؤ (۳۷)
دنیا کو چھوڑ دو کشورِ رحمت میں میری آؤ
طالب تو میرے وصل کا دن رات ہے حسینؑ
اب زیر تیغ وقت ملاقات ہے حسینؑ

حکم طلب جناب الٰہی سے جو سنا
سر خم کیا ادب سے اور آقا نے یہ کہا
مقصود میرا تو ہے عزیزوں سے کام کیا (۳۸)
دے قبض روح کے ملک الموت کو صدا
دل میرا تیرے عشق میں دنیا سے سیر ہے
میں سر بکف ہوں [illegible] قاتل کی دیر ہے

www.emarsiya.com

گھر تو لٹا چکا رہِ غفار میں حسینؑ
پیاروں کو دے چکا تری سرکار میں حسینؑ
ہے انتظارِ شمر ستمگار میں حسینؑ (۳۹)
سر نذر لاتا ہے تیری دربار میں حسینؑ
شرمندہ ہوں قصورِ عبادت کو بخش دے
اور میرے نانا جان کی امت کو بخش دے

یہ خاک پر پڑے ہیں جو زہرا کے آفتاب
یارب انہیں ثواب شہادت دے بے حساب
اور سب کا میرے شیعوں پہ تقسیم کر ثواب (۴۰)
نہ حشر میں حساب ہو نہ قبر میں عذاب
شیعوں کے واسطے ہوں سب اسباب چین کے
یہ رونے والے ہیں ترے بیکس حسینؑ کے

یوں بارگاہ حق میں دعا کر رہے تھے شاہ
جو برچھیاں لگانے لگی شام کی سپاہ
اک برچھی آکے دل پہ لگی وا مصیبتاہ (۴۱)
قبرِ رسولؐ ہل گئی اور حق کی بارگاہ
رکھی عنان کو گود میں شاہ انام نے
دل اپنا دونوں ہاتھوں سے تھاما امام نے

www.emarsiya.com

چھوٹی رکاب پاؤں سے اس درجہ تھے شاہ   ٹکا دیے زمیں کی طرف دونوں ہاتھ آہ
پر کون تھام لیتا نہ تھا کوئی خیر خواہ (۴۲)   بولے حسینؑ بڑھ کے سوئے بہرِ قتل گاہ
عباسؑ آؤ گرتا ہے بھائی سنبھال لو
اکبرؑ اٹھو کلیجے سے برچھی نکال لو

آ اے ابو ثمامہ مجھے گھوڑے سے اتار   آ اے حبیب ابن مظاہر ترے نثار
اے حُرؑ مدد کا وقت ہے گھیرے ہیں نابکار (۴۳)   آ اے زہیر نیزہ ہوا میرے دل کے پار
زینبؑ نے دی صدا ترے قربان جاؤں میں
بھیا اگر کہو تو بچانے کو آؤں میں

آگے بڑھے یہ دیکھ کے بے پیر بے غضب   پڑنے لگی قریب سے شمشیر بے غضب
زخموں پہ برچھیوں کے لگے تیر بے غضب (۴۴)   پھر کانپ کر گرے شہِ شبیرؑ بے غضب
قاتل چلا حسینؑ کی سمت اور قضا چلی
[illegible] خیر النساءؑ چلی

www.emarsiya.com

اس وقت خیمۂ شہِ دیں ہو گیا تباہ   اور چوب قبہ گرنے لگی زلزلے سے آہ
زینبؑ نے کی بلندیٔ خیمہ سے جو نگاہ (۴۵)   دیکھا عدو ہے سینے پہ اور ہیں زمیں پہ شاہ
سر پیٹ کر پکاری نواسی رسولؐ کی
ہے ہے کمائی لٹتی ہے اماں بتولؑ کی

دوڑے گئے حرم بھی بلندی پہ ناگہاں   پوچھا سکینہؑ نے پھوپھی اماں کہاں کہاں
زینبؑ اٹھا کے ہاتھ پکاری بصد فغاں (۴۶)   وہ رن کے بیچ میں جو ہے انبوہ میری جاں
بی بی کا باپ ہے وہیں غش میں پڑا ہوا
اور سر کے کاٹنے کو ہے لشکر کھڑا ہوا

یاں آنکھیں کھولے تیغ تلے کہتے تھے شاہ   آ بیٹھ سینے پہ او شمرِ روسیاہ
اب میں عرق عرق ہوا جاتا ہوں آہ آہ (۴۷)   زخم اک طرف کو پھٹتا ہے سینہ خدا گواہ
بیٹھا ہے اس پہ تو جو ادب کا مقام ہے
رکھتا ہے تیغ واں جہاں پانی کا کام ہے

www.emarsiya.com

وقتِ اخیر مردے کو پانی پلاتے ہیں   غربت کے مرنے والے پہ سب رحم کھاتے ہیں
دنیا سے آہ ایک ہمیں پیاسے جاتے ہیں (۴۸)   اے شمر پانی پانی کو غش مجھکو آتے ہیں
قصاب بھی ذبیح کو سیراب کرتے ہیں
ہم تین دن سے پیاسے ہیں اور پیاسے مرتے ہیں

یہ سن کے اس نے حلق پہ خنجر کو رکھ دیا   روحِ نبیؐ پکاری یہ حلقوم ہے میرا
زہرؑا نے دی ندا یہ ہے سیدانی کا گلا (۴۹)   پر کچھ سنا نہ اس نے گلا کاٹنے لگا
شہ رگ سے نہر خون کی سینے پہ بہہ گئی
بالیں پہ روحِ فاطمہؑ چلاتی رہ گئی

سر کاٹ کر جو سینے سے اترا وہ بے غضب   زہرؑا نے مصطفےؐ سے کہا اے شہِ عرب
اب تک تھا رونے پیٹنے میں آپ کا ادب (۵۰)   پر اختیار دل پہ نہیں فاطمہؑ کا اب
کٹوا کے سر ادا کیا امت کے دین کو
[illegible] حسینؑ کو

بولے نبیؐ مضائقہ اس پیار میں ہے کیا   ایسے غریب پر تجھے رونے کی ہے رضا
چلو میں لے کے خون شہنشاہِ کربلا (۵۱)   اپنی جبیں پر اور مری ریش پر لگا
پہلے نبیؐ کی ریش پہ اس نے لہو ملا
پھر اپنے منہ پہ خونِ شہِ نیک خو ملا

منہ پر لہو جو مل چکی لاشے پہ کھولے بال   واں بولا فوج سے پسرِ سعد بد خصال
تم میں دلیر ایسا ہے اے صاحبِ جدال (۵۲)   سرتاجِ عرش کے جو کرے لاش پائمال
سر تو قلم کیا بدن پاش پاش کا
باقی رکھو نشان نہ سیّد کی لاش کا

زینبؑ نے دفعتاً جو سنی باجوں کی صدا   بولی کہ لو حسینؑ کا اب حلق کٹ چکا
فضہ پکاری عرصہ ہوا ان کا سر کٹا (۵۳)   یہ قصدِ ظلم تازہ ہے اے بنتِ مرتضےٰؑ
تقدیر دیکھو فاطمہؑ کے نورِ عین کی
نوبت ہے پائمالیِ لاشِ حسینؑ کی

بس اے دبیرِ خستہ نہیں طاقتِ مقال — فوجِ قلق سے ہے چمنِ صبر پائمال
قبلے کی سمت ہاتھ اٹھا کر یہ کر سوال (۵۴) اے معطیِ گدا و غنی ربِ ذوالجلال
دے گنجِ الفتِ شہِ مرداں دبیر کو
ممتاز کر مثالِ سلیماں دبیر کو

---

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com